مولای صل وسلم دائما ابدا — درسِ حدیث — علی حبیبک خیر الخلق کلہم

حضرت اقدس پیرو مرشد مولانا سیّد حامد میاں صاحب رحمہ اللہ کا مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث "خانقاہِ حامدیہ چشتیہ" رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ "انوارِ مدینہ" کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدس رحمہ اللہ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ حضرت اقدس رحمہ اللہ کے اِس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے، آمین۔

انبیاءِ کرام علیہم السلام کی استغفار کا مطلب !
بار بار توبہ کرنے والا کن میں شمار ہوگا ؟

(درسِ حدیث نمبر ٦٠/١٢٣ ٢٣ رشعبان المعظم ١٤٠٤ھ/ ٢٥ رمئی ١٩٨٤ء)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

جنابِ آقائے نامدار ﷺ نے استغفار کی تعلیم دی ہے اُس کی فضیلت بتلائی ہے اور اُس کو مزید ذہن نشین کرنے کے لیے استغفار کے کلمات خود اِستعمال فرما کر بتلایا ہے ! حدیث شریف میں آتا ہے کہ جنابِ رسول اللہ ﷺ ایک دن میں ستر مرتبہ استغفار فرمایا کرتے تھے ! تو یہ کیا ہوا ؟ یہ لوگوں کو بتلانا ہوا کہ لوگ اس پر عمل کریں !

دوسری بات ارشاد فرمائی کہ اِنَّہٗ لَیُغَانُ عَلٰی قَلْبِیْ میرے دل پر ایسے ہوتا ہے جیسے بادل آجائے دُھند جیسی آجائے تو میں استغفار کرتا ہوں ![1] !

ایک تو اِستغفار کے معنی ہیں اور دُوسرے یہ کہ رسول اللہ ﷺ پر جو یہ کیفیت آتی تھی اُس کی کیا وجہ تھی اُس کی توجیہ کیا تھی ؟ ؟

استغفار کے معنٰی :

استغفار کے معنٰی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے گناہوں کو معاف کردے، اگر کوئی گناہگار آدمی ہے

[1] مشکوۃ المصابیح کتاب الدعوات رقم الحدیث ٢٣٢٤

وہ کہتا ہے اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ یا کہتا ہے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ تو اِس کے معنی یہ ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ تو میرے گناہوں کو ڈھانپ لے اپنی رحمت سے، وہ چھپے رہیں اُن کا کسی کو پتہ نہ چلے تیرے سوا ! یہ بھی اُس کا احسان ہوتا ہے کہ آدمی میں عیب ہوتے ہیں اور کسی کو خبر نہیں ہوتی اور پھر اللہ تعالیٰ وہ چھپا کر بالکل ختم کر دیتے ہیں معاف فرما دیتے ہیں، یہ تو ہوا ہم لوگوں کا استغفار، گناہگاروں کا استغفار، نبی کے سوا باقی لوگوں کا استغفار کیونکہ صغائر و کبائر سے بچنا یہ سوائے انبیاءِ کرام کے باقی کسی سے ممکن ہی نہیں کہ خلافِ اُولیٰ کام بھی اُس سے بالکل نہ ہو یہ نہیں ہوسکتا ! !

ہاں انبیاءِ کرام کو اللہ تعالیٰ نے اسی طرح کا بنایا ہے معصوم بنایا ہے اُن کی طبیعت اسی طرح بنائی ہے کہ وہ بچے رہتے ہیں ! ! !

انبیاءِ کرام کو بھی استغفار کا حکم ہے :

انبیاءِ کرام علیہم السلام کو بھی یہی حکم ہوا کہ آپ استغفار کریں ! تو اِس کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ جو ہم سے ہمارے منصب کے مناسب بات نہ ہوئی ہو وہ بھی تو ایک ایسی چیز ہو جاتی ہے، آپ کہتے ہیں کسی آدمی سے کہ تم سے مجھے یہ اُمید نہیں تھی کہ تم ایسی بات کروگے یا ایسی بات کہوگے تو اس طرح کی چیز انبیاءِ کرام علیہم الصلٰوۃ والسلام سے اگر ہوگئی ہے تو استغفار کیا جائے ! حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ایک آدمی مارا گیا تھا ! ارادہ تو مارنے کا نہیں تھا وہ مُکّا غلط جگہ لگ گیا یا خود بہت قوی تھے تو وہ مرگیا ختم ہوگیا ! تو آپ نے دُعا یہی کی رَبِّ اغْفِرْلِیْ اور پھر آیا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کہ فَغَفَرَلَہٗ اللہ نے معاف فرمادیا تو خلافِ شان جو کام ہو جائے وہ بھی مراد ہوتا ہے ! !

اعلیٰ درجہ کی استغفار :

اور تمام چیزوں سے بلند ایک قسم ہے استغفار کی جو جناب رسول اللہ ﷺ کرتے تھے، اُس کا مطلب یہ ہے کہ خداوند کریم تو ہمیں اپنی رحمت میں ڈھانپے رکھ یہ اُس کا مطلب ہے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ کا مطلب ہے خداوندِ کریم تو مجھ کو اپنی رحمت میں ڈھانپے رکھ اور آخری تعلیمات میں پھر یہ آرہا ہے ﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ﴾ جناب رسول اللہ ﷺ سے ارشاد ہو رہا ہے کہ تسبیح کرو خدا کی پاکی

بیان کرو، خدا کے پاکیزہ ہونے کا اعتراف کرو اور استغفار کرتے رہو اللہ سے !

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے سنا ہے کہ جنابِ رسول اللہ ﷺ نماز میں جیسے رکوع اور سجدہ ہے اُس میں فرماتے تھے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وہ کہتی ہیں کہ جب میں نے یہ سنا تو میں نے پھر یہ سمجھا کہ یہ جو قرآن میں آیت آئی ہے ﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ﴾ اس سے آپ نے یہ عبارت بنائی، اس حکم کے مطابق یہ عبارت بنائی ہے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ یَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ [1] قرآنِ پاک کے کلمات سے آپ نے یہ عبارت بنائی !

''غَینْ'' کی وضاحت :

اور وہ جو آپ نے فرمایا کہ میرے دل پر پردہ سا آجاتا ہے ''غَین'' آجاتا ہے جیسے دُھند آگئی ہو اور میں استغفار کرتا ہوں ! اس میں میں آپ سے عرض کر رہا تھا کہ یہ خاص چیز ہے جو سمجھنی بھی چاہیے، ایسے محسوس ہوتا ہے جیسے کہ انبیاءِ کرام علیہم السلام کا اور باقی تمام کا بھی اصل مقام یہی ہے کہ خدا کی طرف لگے رہو باقی کسی طرف نہیں ! لیکن اَنبیاء کرام علیہم السلام کو حکم ہے کہ مخلوق کی طرف (بھی) لگو اُن کو سمجھاؤ اُن کو دعوت دو ! اور جو تکلیف پہنچائیں تو باوجود اُن تکالیف کے تم اپنی جگہ قائم رہو اور دعوت دیتے رہو ! تو اس طرح کے جو حکم ہیں اس حکم کی بناء پر اَنبیاء کرام علیہم الصلٰوۃ والسلام مخلوق کی طرف توجہ کرنے پر مامور تھے ! اور جتنی دیر مخلوق کے ساتھ بیٹھتے ہیں اُٹھتے ہیں معاملات سنتے ہیں فیصلے دیتے ہیں سوچتے ہیں اُن کے معاملات کے بارے میں تو وہ سارے کا سارا وقت جتنا بھی اس کام میں گزرا ہو وہ گویا مخلوق کی طرف توجہ میں (بھی) گزرا تو اِس کا اثر طبیعت پر یہ ہوتا ہے کہ جیسے یہ نامناسب سا وقت گزر گیا حالانکہ وہ خدا کے حکم میں اور تعمیل میں گزرا ! لیکن اثر ہوتا ہے ! تو اِس کا ذکر فرمانا کہ میرے دل پر غین جیسا آجاتا ہے دُھند جیسی آجاتی ہے تو میں استغفار کرتا ہوں ! ! اب یہ استغفار کسی گناہ سے بھی نہیں ہے، یہ استغفار کسی نامناسب کام سے بھی نہیں ہے، یہ استغفار جو ہے یہ خدا کی رحمت کی طلب ہے ! اس کا مطلب صرف اتنا ہے کہ یہ خدا کی رحمت کی طلب ہے اور اِس

[1] مشکوۃ المصابیح کتاب الصلٰوۃ رقم الحدیث ۸۷۱

کیفیت کو ہٹانے کی دُعا ہے کہ یہ ہٹ جائے اور جو کیفیت صحیح ہے وہ قائم رہے تو جنابِ سرورِ کائنات علیہ الصلٰوۃ والسلام نے استغفار تعلیم فرمایا اور اُس کی فضیلت بتلائی ، فضیلتیں آگے آئیں گی ! ایک آدمی اگر توبہ کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ میں بخش دُوں گا اور خدا کا وعدہ سچا ہے ! !

بار بار توبہ کرنے والے کا حکم ؟

تو اِستغفار کرنے والا آدمی اللہ کے ہاں استغفار کرنے والوں میں شمار ہونے لگتا ہے ! حدیث شریف میں آتا ہے کہ ایک آدمی گناہ کرتا ہے پھر توبہ کر لیتا ہے ! پھر گناہ کر لیتا ہے پھر توبہ کر لیتا ہے ! ایک صحابی نے پوچھا کہ اس آدمی کو کس میں شمار کیا جائے گا ؟ یہ اُن لوگوں میں ہیں جو بار بار توبہ توڑ رہے ہیں، مجرم ہیں، گناہ کا کام کر رہے ہیں یہ اِس فہرست میں جائے گا یا اُس فہرست میں جائے گا جو بار بار توبہ کر رہے ہیں ؟ ؟ تو آقائے نامدار ﷺ نے فرمایا کہ وہ اُن لوگوں میں شمار ہو گا جو بار بار توبہ کر رہے ہیں ! اُن میں شمار نہیں ہو گا جو بار بار گناہ کر رہے ہیں وَاِنْ عَادَ فِی الْیَوْمِ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً [1] چاہے اُس سے گناہ کا کام ستر بار ہو جاتا ہو، بار بار توبہ ٹوٹ کر ہو جاتا ہو ! ! لیکن جب گناہ کا کام ہوا تو فوراً اُس نے استغفار کر لی تو پھر ایسا ہے کہ اِس کا شمار اللہ کے ہاں بار بار توبہ کرنے والوں میں ہو گا، بار بار گناہ کرنے والوں میں شمار نہیں ہو گا ! !

استغفار کی فضیلتیں بھی بہت زیادہ ہیں اور یہ (رمضان المبارک کے) دن بھی استغفار کے ہیں اللہ تعالیٰ سے استغفار بھی کیا جائے دُعا بھی کی جائے، اپنے لیے بھی کی جائے، مُلک کے لیے بھی کی جائے، پوری دُنیا کے مسلمانوں کے لیے کی جائے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے ہم سب کو اپنی بارگاہ میں مقبولین میں داخل فرمائے اور اپنی مرضیات کی توفیق عطا فرمائے ، چھوٹے ہوں یا بڑے اور حاکم ہوں یا محکوم اللہ تعالیٰ سب کو (اچھے کاموں کی) توفیق عطا فرمائے ، آمین ۔ اختتامی دُعا......................

(مطبوعہ ماہنامہ انوارِ مدینہ جون ۲۰۰۲ء)

[1] مشکوۃ المصابیح کتاب الدعوات رقم الحدیث ۲۳۴۰